رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اِکدن دیکھنا | عسیٰ اَن یبعثکَ ربّکَ مقاماً محموداً | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار ہوں

الفضل

خدا تعالےٰ نے اسبات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اُسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ...... لیکن پھر بھی ...... لوگ نہیں مانتے (چشمہ معرفت صـ۳۱۷)

چندہ مقامی و اندرونی ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط وکتابت بنیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (للعہ)

ہفتہ میں تین بار ہوتا ہے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صـ۶۵)

جلد ۲ | مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۳ ر صفر المظفر ۱۳۳۳ہجری | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیح

۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح نے گیارہ بجے سے ساڑھے ایک بجے تک تقریر فرمائی۔ اور اختتام جلسہ تک وہیں مسجد نور میں تشریف فرما رہے اس روز حافظ روشن علی صاحب کی تقریر ہوئی اور رپورٹ سالانہ صدر انجمن پڑھی گئی۔ ۲۹ دسمبر کو حضرت خلیفہ ثانی نے خواتین میں دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ اور جلسہ مسجد اقصیٰ میں ہوا جہاں مولنا محمد احسن صاحب کا مضمون پڑھا گیا۔ اور مفتی محمد صادق صاحب نے ترقی اسلام کی رپورٹ سنائی۔ مہمان ۲۸ دسمبر ظہر سے واپس جانے شروع ہو گئے تھے مگر نئے بھی آتے رہے ۲۷ دسمبر شام کے وقت شہر میں ۲۱۱۵۔ اور دار العلوم میں ۱۱۵۰ مہمان تھے کل سوا تین ہزار + ۳۰ دسمبر کو قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بیعت کی جو لاہور کا جلسہ دیکھ کر یہاں آئے تھے۔ ۳۰ دسمبر کی شام کو حضرت صاحب نے بعض احباب کی دعوت فرمائی جلسہ کے ایام میں مطلع نہایت صاف رہا +

تازہ خبریں

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ مختلف ذرایع سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ قسطنطنیہ میں عام طور پر مایوسی اور ناراضگی پیدا ہو رہی ہے جس سے جرمن حلقوں میں بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور انھیں اندیشہ ہے کہ ترکوں کی نیشنلسٹ تحریک ٹرکی کے متعلق ہمارے منصوبوں پر پانی نہ پھیر دے +

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے امریکن کروزر ٹینیسی کو اجازت دیدی ہے کہ مختلف اقوام کے ۵۰۰ پناہ گزینوں کو یافہ سے اسکندریہ میں لیجائے +

پیرس ۲۸ دسمبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے لومبرٹ زیڈ کے مغرب کی طرف پیشقدمی جاری رکھی اور اُن ٹیلوں کے دامن تک پہنچ گئے جہاں غنیم نے مورچے قائم کر رکھے تھے +

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ جرمنی کے اخبارات انگلستان کے اخبارات سے وادی ٹیمز میں ایک جرمن ہوا باز کی تاخت کے تفصیلی حالات نقل کرتے ہیں مگر اسکی واپسی کا ذکر نہیں کرتے جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہنوز مفقود الخبر ہے +

لنڈن میں حکام نے عوام الناس کو اس امر کیطرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں وہ اس امر کا خیال رکھیں کہ لنڈن پر حملہ کرنے کی کوشش کرنے والے متخاصم ہوائی جہازوں پر برطانوی توپوں سے جو گولے پھینکے جائینگے ان کے ٹکڑوں یا پھٹنے والی گولیوں کے گرنے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ سول آبادی کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ جب وہ توپوں کے فیروں کی آواز سنیں فوراً پردہ کے نیچے ہو جائیں اور بہت بہتر ہو کہ تہ خانوں میں گھس جائیں +

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ اب بورڈو میں صرف فرانس کی وزارت بحری کا دفتر پیچھے رہ گیا ہے اور سب دفتر پیرس میں آ گئے ہیں یہ دفتر بھی ۷ جنوری کو پیرس میں آجائیگا +

بمبئی ۲۸ دسمبر۔ کل ۲۰ ہندوستانی مجروح اور مریض سا...

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء

ہمارا جلسہ

فضلوں کی بارش

جس گھر کو خدا تعالیٰ آباد کرنا چاہے - کوئی انسانی ہاتھ یا معاندانہ کوشش اسکو اُجاڑ نہیں سکتی - جس چراغ کو خود ایزد متعال روشن رکھنا چاہیں کون ہے ؟ جو اُسکو بجھانے کی جرأت کر سکے اور جس کام کو خدا خود کرنا چاہے پھر بھلا کس کی مجال ہے ؟ کہ اُسکی تکمیل میں روڑا اٹکائے اور کس کی طاقت ہے ؟ کہ اُس کے انجام پذیر ہونے کو روک سکے +

نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہمارا پہلا سالانہ جلسہ اپنے معمول کے مطابق ہوا - مگر خدا کے فرشتوں نے اسکو غیر معمولی طور پر کامیاب بنایا - عدو نے چاہا کہ قادیان کی رونق کو کم کرے اور خلافت محمود کی عظمت کو نقصان پہنچائے لیکن خدا نے چاہا کہ اسکے منصوبوں کو پیوند خاک کرے اور خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے الفاظ

"خلیفہ خدا بناتا ہے"

اپنے جلال کے ساتھ پورے ہوں - چنانچہ ریتی اسباب پر بھروسہ رکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ انکی مخالفانہ کوششیں کچھ کام نہ آئیں اور باوجود ایام جلسہ کی زیادتی اور قادیان کے سفر کی صعوبت کے روئے احمدیہ قربان ہونیوالے زائرین پروانہ وار دیار حبیب میں پہنچے + ۲۳ دسمبر سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی - اور مقام محمود پر کھڑے ہونیوالے خلیفۃ المسیح کی تقریروں کے وقت یعنی ۲۷ و ۲۸ دسمبر کو جو مجمع احباب تھا وہ یقیناً سنین سابقہ کی نسبت زیادہ شاندار اور دلپذیر اثر کرنے والا تھا - ہمارے اندازہ میں مردوں کی تعداد جو ساڑھے تین ہزار سے زیادہ تھی - اور مستورات جن کا جلسہ مسیح موعود کی چاردیواری کے اندر ہوتا رہا اسکے علاوہ تھیں - باہر سے آنیوالی خواتین کی تعداد ۔۔ تھی جو اس لحاظ سے کہ زنانہ جلسہ پہلی ہی مرتبہ ہوا (اور اس کا کافی انتظام بھی نہیں ہو سکا) کافی اور قابل اطمینان ہے +

غرض خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے سب کام کرکے دکھا دیا اور بتا دیا کہ خلیفہ ہم بنایا کرتے ہیں + اس سال کا جلسہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے قابل مبارک اور اپنی شان کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ رہا ہے - کیونکہ مسجد نور کا صحن اور مطب کے قرب جوار کی زمین ایسے عنصر سے پاک تھی جسکی نظر میں مسیح موعود صلی اللہ کی اُمت کی جماعت کا ایک معمولی رکن تھا اور جسکے نزدیک قادیان کے سالانہ جلسہ کی غرض باہمی میل ملاقات کے سوا اور کچھ نہیں تھی - پس ہمارے جلسہ کی سب سے بڑی خصوصیت اب کی مرتبہ یہ تھی کہ قادیان میں آنے والے وہ مخلصین تھے جو دامنِ محمود سے وابستہ ہو کر یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا جلسہ محض میل ملاقات نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ہم قادیان میں ایک مزکی نفس کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے اور اسکی دُعاؤں سے حصہ لینے کے لئے آئے ہیں +

جلسہ پر آنے والے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُن لیا کہ اُنھوں نے جس ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے وہ ایک معمولی انسان کا ہاتھ نہیں بلکہ اُس اولوالعزم انسان کا ہاتھ ہے جو مسیح کے ہاتھوں میں پلا ہوا اور نورالدین کے ہاتھوں میں تربیت پایا ہوا اور خود خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے کھڑا کیا ہوا ہے - اور پھر اُنھوں نے یہ بھی ملاحظہ کر لیا کہ ان کا خلیفہ اگرچہ کسی قابلیت اور کسی علم کا مدعی نہیں - تاہم خدا نے اُسے وہ کچھ سکھایا ہے جس کا علم فرشتوں کو بھی نہ تھا اور وہ طرزِ بیان و فہم قرآن بخشا ہے جو خاصان خدا کا خاصہ ہے +

اُسکے کلام میں اثر اُسکی تقریر میں لذت اُسکے احکامات میں رعب ہے اگر وہ فرماتا ہے بیٹھ جانا مناسب ہے تو جھٹ کھڑے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں - اور محمد رسول اللہ کے صحابہ کا نمونہ پیش کرکے اطاعت کے انعام سے حصہ لیتے ہیں - پھر اگر وہ فرماتا ہے کہ مسجدوں میں باجماعت نماز پڑھنے کی نبی کریم نے بہت تاکید فرمائی ہے تو اس حکم کے تعمیل میں فوراً تینوں مسجدیں بھر جاتی ہیں اور مسجد مبارک میں تو یہ کیفیت نظر آتی ہے کہ کیا چھت اور کیا فرش کیا بازار کیا دوکانیں اور کیا قرب و جوار کے مکانات سب کے سب دُور دُور تک خدا کے مقرر کردہ امام و خلیفہ کے مقتدیوں سے بھر جاتے ہیں + کاش قادیان کے ساتھ محبت کرنیوالے لوگ اس منظر کو دیکھتے ! اور صفائی قلب سے خدا تعالےٰ کے فضل اور اُسکے پیدا کردہ کشش قلوب پر غور کرتے ! اور فضل عمر کے ساتھ آنیوالے فضل سے حصہ لیتے مگر ایں سعادت بزور بازو نیست + تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہاں جنکے مقدر میں اللہ تعالےٰ نے ہدایت رکھی ہے وہ اس سے بہرہ اندوز ہوتے اور خان صاحب محمد نواب خان ثاقب ساکن مالیر کوٹلہ اور قاضی محمد یوسف صاحب ساکنہ پشاور کی طرح بیعت محمود سے مشرف ہو کر مسیح موعود کی خلافت حقہ کے مصدق ہوئے +

پس مبارک ہیں وہ جو محض رضائے الٰہی کے لئے خوشنودی مولیٰ کے لئے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے قادیان میں آئے اور اپنے آقا اپنے امام اپنے خلیفہ مسیح کی یادگار - نورالدین کے جانشین کی صحبت سے فیض حاصل کیا - اور پھر نہ صرف خراج اطاعت و عقیدت پیش کیا بلکہ اپنے اموال سے مسیح کے قائم کردہ کاروبار کی اعانت کی - اور صدر انجمن کے خزانہ میں چھ ہزار سے زیادہ روپیہ کی نقد رقم داخل کرکے عنداللہ ماجور ہوئے - ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ باقی راستہ بھولے ہوئے بھائیوں کو بھی ہدایت فرمائے وہ قادیان آئیں ایک مزکی نفس کی صحبت سے فائدہ اُٹھائیں - اپنی بہتری کا دعویٰ چھوڑ دیں - احمدیت کے سوا کسی اور چیز کا نام اشاعت اسلام نہ رکھیں قادیان کے سوا اور کسی مقام کو مرکز سلسلہ نہ سمجھیں اور اس طرح یہ مبارک جلسہ کے اثر سے اثر پذیر ہو کر آسمان کے دروازوں میں داخل ہو کر اور محمود کے دامن سے لگ کر شیطان کے حملوں سے محفوظ رہیں - اور خدا کرے کہ آئندہ جلسہ اس سے بھی بڑھ کر کامیاب ہو - بھولے ہوئے راہ پائیں بچھڑے ہوئے گلے لگ جائیں - آمین ثم آمین

خلیفۃ اللہ کا انکار

کسے کہ تو اند اماش خدائے دادارش ॥ مکن سیاہ دل و روئے خود ز انکارش
بجز بیعت او کن کہ از سر آشتی ॥ نثار جان و دولت کن بپاک گفتارش
ہر آنقدر کہ توانی بہ نصرت او باش ॥ بزن تو گردن آنکس کہ شد بپیکارش
ہر آں کسی کہ ز شیطان نجات میخواہد ॥ بگو بجوئے پناہ بہ چار دیوارش
ہر آنکہ خبیث تو مکتب اعلیٰ ز نادانی ॥ کشت غیرت یزداں چو کرم بیکارش
ہر آنچہ او کند آں مے کنند وحی خدا ॥ تو چیستی کہ دہی دخل خویش در کارش
ترا نمے سزد انکار قدر خود بشناس ॥ برو تو دم بزن و آں را نگاہ دلدارش
اگر ز حد ادب گام خویش بیش نہی ॥ بداں کہ زود ببینی وبال آزارش

ہر آنچہ شرط بلاغ است با تو یوسف گفت
تو خواہ خادم او باش یا ز اغیارش

قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور - دارالکتب احمدیہ +

جلسہ سالانہ

۲۸ - دسمبر کی کاروائی

احمدیہ کانفرنس ۲۷ - دسمبر بعد از عشاء احمدیہ کانفرنس ہوئی۔ جسمیں انجمنوں کے پریزیڈنٹ اور سکرٹری اور اخبارات کے قائمقام موجود تھے۔ بجٹ پیش ہوا۔ اور رسمی طور پر اس کی منظوری دیگئی۔ پھر ذرائع آمد صدر انجمن کی افزائش و باقاعدگی کے متعلق بحث ہوئی منشی فرزند علی صاحب فیروز پور۔ منشی برکت علی صاحب شملہ۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب نے نمایاں پارٹ لیا۔ اور نواب محمد علی خان صاحب نے فرائض صدارت کو نہایت عمدگی و قابلیت سے ادا کیا۔ اور اپنی تقریر میں بیرونجات کی انجمنوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا۔ بالآخر قرار پایا۔ کہ جو بائیس ہزار جو ترقی اسلام کے لئے درکار ہے۔ اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کی گردن کا قرضہ آتارنے کے لئے اکیس ہزار سے زیادہ روپیہ مطلوب ہے۔ یہ سب روپیہ انجمنوں پر بحصہ رسدی تقسیم کیا جاوے۔ اور اس کے بعد دعا پر کانفرنس کا اجلاس برخاست ہوا۔ میرے خیال میں آئیندہ اس سے زیادہ کانفرنس کو مضبوط بنانا چاہئیے۔ اور تمام ایسے معاملات جو جماعت کی ترقی سے کسی نہ کسی طرح تعلق رکھتے ہوں۔ یا جن کے متعلق سلسلہ کے اخباروں میں وقتاً فوقتاً تحریک کیگئی ہو پیش ہونے چاہئیں۔ اور تمام اضلاع و علاقوں کے قائمقام اس میں لازمی طور پر شامل ہوا کریں ؎

نظمیں ۲۸ - دسمبر کو ۹½ بجے اجلاس شروع ہوا۔ منشی نعمت اللہ خاں صاحب انور نے اپنی مخلصانہ نظم سے سامعین کو مسرور الوقت کیا۔ پھر محمد طفیل صاحب بٹالوی نے اپنے اس درد دل و جوش و تڑپ کو جو سلسلہ کے متعلق رکھتے ہیں۔ ایک مسدس کی صورت میں ظاہر کیا۔ اور انھوں نے پہلے یہ کہدیا تھا۔ کہ "نالہ پابند نے نہیں ہے" پھر جناب مختار شاہجہانپوری کی غزل پڑھی گئی۔ سبحان اللہ غزل کیا تھی۔ مصرع مصرع وہ درد وہ جوش وہ اخلاص۔ وہ تڑپ ظاہر کر رہا تھا جو احمدی جماعت کے ہر ایک فرد کو سیدنا محمود سے ہے۔ اور اسی رنگ تغزل میں منکران خلافت کو وہ کچھ کہ گئی۔ جو نثر کے دو سو ورق میں بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ نظم ایسی مقبول ہوئی۔ کہ ۲۹ - دسمبر کو پھر پڑھوائی گئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی مشہور شاعر کے نوجوان فرزند آفتاب احمد نے (جو یہاں ہائی سکول میں تعلیم پاتا ہے) حضرت مسیح موعود کی ایک نظم پڑھی پھر اپنا مضمون سنایا جسمیں احمدی جماعت ہی کو خدا تعالیٰ کی پاک جماعت مان کر پھر مرکز سے قطع تعلق کرنے والوں پر اظہار افسوس تھا۔ اس مضمون کے بعض پھڑکتے ہوئے فقروں کی داد سامعین نے دی۔ اور مکرر پڑھنے کی فرمائش کی پھر مفتی محمد صادق صاحب نے ایک پادری سے اپنے مباحثہ کا حال سنایا ؎

حضرت اولوالعزم کی تقریر اس اثناء میں حضرۃ مصلح موعود تشریف لے آئے۔ گیارہ بجے تھے۔ آپنے اپنی تقریر شروع کی۔ جو مراتب سلوک پر تھی۔ آپنے فرمایا۔ کہ میں تمہیں اس کی طرف بلاتا ہوں۔ جو تمہاری تمام ترقیوں اور آراموں کا مبدء ہے وہ اللہ ہے۔ اور تم جو کام کرو۔ وہ رسماً یا عادۃً نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے لئے۔ اور اپنے اندر احساس پیدا کرو۔ پھر آپنے انسان کی سات حالتوں کا ذکر قرآن مجید سے دکھایا غرض اپنی جماعت کو وہ کچھ سمجھایا۔ جس پر وہ عمل کر کے اپنی دینی و دنیوی حالتوں میں بہ نسبت ماسبق ترقی پائیں۔ یہ تقریر جو سوا دو گھنٹے ہوئی۔ انشاء اللہ تمام و کمال چھاپی جائیگی ؎ ظہر و عصر کی جماعت جمع ہوئی ؎

دوسرا اجلاس اور پہر اڑھائی بجے اجلاس شروع ہوا۔ سب سے اول مولوی عبید اللہ صاحب بسمل نے اپنی نظم حضور میں عرض کی۔ یوں کہنا چاہئیے۔ کہ قند پارس سے حاضرین کی ضیافت طبع کی۔ مولانا کے مخلصانہ الفاظ پر مجھے رشک آرہا تھا کہ یہ تو میرے منہ سے نکلنے چاہئیں۔ اور میرا حصہ تھے۔ پھر حسب الارشاد حافظ روشن علی صاحب نے مسئلہ خلافت پر تقریر شروع کی ؎

حافظ روشن علی صاحب کی تقریر اس تقریر کا خلاصہ در خلاصہ میں بیان کروں گا۔ کیونکہ اس مسئلہ پر بسیر کن بحثیں ہو چکی ہیں۔ (۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالم کیلئے نذیر ہو کر آئے۔ لیکون للعالمین نذیرا۔ جب آپ فوت ہوئے۔ تو مخلصین صرف تین بستیوں میں پائے گئے۔ مدینہ۔ مکہ۔ جواثا۔ ایک شخص تو اتنا بڑا کام ایک مختصر وقت میں نہیں کر سکتا۔ پس آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اور بیج ڈالنے کا کام آپنے کیا۔ باقی آپ کے خلفاء راشدین کے لئے یہ سعادت رہی۔ کہ وہ آپ کا کام کریں۔ اس لئے وعدہ لیستخلفنہم ہوا۔ اور اس وعدہ کا ایفاء حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی صورت میں ہوا۔ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ سے ثابت ہے۔ کہ مہاجرین و انصار کی روش رضاء الٰہی کا سرٹیفکیٹ دلانے والی ہے۔ پس جسطرح انھوں نے نبی کی وفات کے بعد ایک خلیفہ کی اطاعت کی اسی طرح ہمیں بھی چاہئیے۔ اور خلیفہ وہ ہے۔ جو اپنے متبوع کی جا بجا کام کرے۔ اگر وہ بادشاہ ہے۔ تو خلیفہ بادشاہ ہو گا۔ ورنہ نہیں۔ اور مامور کا خلیفہ غیر مامور تو ثابت ہے۔ جیسے محمد رسول اللہ کا خلیفہ ابو بکر رض۔ خلیفہ کا فرض ہے۔ کہ وہ دین کی تمکین کرے۔ کسطرح تمکین کرے۔ جیسے حالات ہوں۔ اس زمانہ میں تلوار سے دین منوایا نہیں جاتا۔ بلکہ دلائل و برہان سے کام لیا جاتا ہے۔ پس یہی امور خلیفے میں کافی ہیں یعنی۔ تعلیم نمونہ۔ دعائیں۔ اور نشانات اور سیاست کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مضر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ نبی کریم کے بعد دین تلوار کے زور سے پھیلا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ دیکھو اب نبی کریم کی بعثت کے بعد ایسے خلفاء بھیجتا ہوں۔ جو محض دلائل سے دین کو پھیلائیں گے۔ پھر آپنے السابقون الاولون کے طرز عمل کو اور واضح کیا۔ کہ ان کا قول تھا۔ ما تخلف عن بیعتہ مرتد او من کان یرتد سعد بن عبادہ رض۔ جو نقباء میں سے تھے۔ جب انھوں نے بیعت نہ کی۔ تو صحابہ نے اس سے مجالست۔ مواکلت موالفت بند کردی اور انہیں منافق تک کہا گیا۔ حضرت علی رض و معاویہ میں جنگ ہوئی۔ تو انھیں اور ان کے رفقاء میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو خلافت کا سرے سے ہی منکر ہو۔ طلحہ رض نے مرتے وقت بیعت کی۔ اور حضرت علی رض نے کہا۔ کہ اللہ نے طلحہ کو جنت میں داخل کرنے سے انکار کیا۔ جبتک وہ میری بیعت میں داخل نہ ہو۔ اس فقرہ کو ذرا سوچو۔ اور خلیفہ کی بیعت کی اہمیت پر غور کرو۔ الغرض جسطرح نبی کریم صلعم کے بعد دین کی اشاعت

کے لئے خلفاء کا تقرر ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود کے بعد ہونا چاہیئے یہ غلط ہے کہ خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ حضرت عمرؓ اپنے آپ کو انا ولی ولی اللہ لکھا کرتے تھے۔ (۲) حضرت اقدس شیخ بھی تھے۔ انت الشیخ الذی لا یضاع وقتہ اور ڈائری چھپ چکی ہے۔ کہ ہر شیخ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ (۳) مسیح موعود کو اس لئے بھیجا گیا۔ کہ نبی کریم اور اس کے خلفاء کو پھر زندہ کر کے دکھائے۔ پس اس سلسلہ میں بھی خلفاء ہونے چاہئیں (۴) حمامۃ البشریٰ میں خلیفۃ من خلفائہ ہے۔ مرید من مرید یہ نہیں۔ (۵) آپ نے اس شخص پر لعنت ڈالی۔ جو ایک شخص کے ماتحت ہو کر کام نہ کرنا چاہے۔ (۶) تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے۔ کہ رسول کا خلیفہ ہوتا ہے۔ جس کے دل کو تمام جماعت سے بڑھ کر قوت و شجاعت دی جاتی ہے (۷) الوصیت میں قدرت ثانی کے مظہروں کا انتظار دلایا ہے۔ اور ان مظہروں کو وجود ٹھہرایا ہے۔ نہ کہ اسباب۔ (۸) مسیح واقعہ صلیب کے بعد اسی سال تک زندہ رہے۔ اس کے واقعات تو معلوم نہیں۔ اور خلیفے کا نام پوچھتے ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں پطرس خلیفہ ہوا۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مضمون میں مسیح کا ایک خلیفہ کشمیر میں تسلیم کیا ہے۔ (۹) خاتم الانبیاءؐ کے جو معنی غیر احمدیوں کو سناتے تھے۔ اسی کے مطابق خاتم الخلفاء کے معنی ہوں گے۔ ورنہ مصلح موعود اور مجددین کی بعثت سے بھی انکار کرنا پڑیگا۔ کہ آخر وہ بھی خلفاء حضرت مسیح موعود ہی ہونگے۔ (۱۰) یہ دیکھو۔ کہ تائید الہٰی کس طرف ہے۔ یہ جلسہ اس پر گواہ ہے۔ اب یا تو چند آدمیوں کو گمراہ سمجھ لو۔ یا مسیح موعود کے مہاجرین و اصحب الصفہ و اہل بیت و ۹۹ فیصدی جماعت کو۔ (۱۱) یہ دیکھو کہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر پہلا اجماع کس بات پر ہوا۔ اگر اس اجماع کا انکار کرو گے۔ تو بہت سی باتوں کا انکار کرنا پڑیگا۔ مثلاً مقادیر زکواۃ وغیر ذلک جو صرف اجماع سے ثابت ہے۔ (۱۲) پھر سنو۔ کہ مومن کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ اور انہی خیالات میں اس کا حشر ہوتا ہے۔ جن پر وہ فوت ہو۔ حضرت اقدس نے پیغام صلح اپنے رسالہ میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے اور دوسرے مدعیان اسلام میں یہ فرق ہے۔ کہ وہ کسی واجب الاطاعت لیڈر کے ماتحت نہیں۔ اور صلح توڑنے کی صورت میں تین لاکھ روپیہ آیہ سلسلہ احمدیہ کے پیشوا کی خدمت میں پیش کریں اس سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت صاحب اپنے بعد اسی نظام کو جاری فرماتے تھے۔ جس کے ماتحت ہم ہیں۔ یعنی ایک خلیفہ۔ واجب الاطاعت لیڈر ہو۔ ایک گھنٹہ تک یہ تقریر ہوتی رہی۔ پھر

عزیز عبدالحی کی تقریر

میاں عبدالحی صاحب نے پہلے یہ کہا۔ کہ خلیفۃ المسیح (خلیفہ اولؓ) نے سب کچھ دے دلا کر ایک مسیح موعود کو اختیار کیا تھا۔ اب ان کے خاندان کے ایک کو خود اللہ نے امام بنایا۔ تو ہم کیوں اس کی بیعت نہ کرتے۔ اگر ہم اس خاندان کو بھی چھوڑ دیتے۔ جس کے پانے کے لئے ہم نے سب کچھ چھوڑا۔ تو پھر ہمارے پاس کیا رہتا؟

اس کے بعد سورۂ بنی اسرائیل کا رکوع ۴ پڑھا اور کہا۔ کہ مذہب کی تین غرضیں ہیں (۱) دنیا میں زندگی آرام سے گذرے۔ (۲) اصلاح کا موقعہ ملے اور آخرت کے لئے تیاری ہو (۳) خدا سے ملنے کا طریق۔ اس رکوع میں یہی باتیں ایسے اعلیٰ طریق سے بتائی گئی ہیں۔ کہ دنیا کے کسی مذہب نے نہیں بتائیں۔

پہلے ان جرائم کے متعلق فرماتا ہے۔ جنہیں سلطنت پوری نگرانی نہیں کر سکتی۔ (۱) قتل اولاد۔ (۲) زنا کہ وہ بھی ایک قسم ہے قتل اولاد کی۔ (۳) قتل بغیر کسی حق شرعی کے۔ یہ تو نفس کے متعلق ہے۔ اب مال کے متعلق فرماتا ہے (۱) یتیم کے مال کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔ دیکھو احمدی جماعت حضرت خلیفۃ المسیح (خلیفہ اول) کی وفات پر یتیم رہ گئی تھی۔ اس کے عقائد پر جو خلافت کے دشمنوں نے حملہ کیا یا حضرت مسیح موعود کے رتبہ کو گھٹایا۔ تو اس حکم الہٰی کی توہین کی۔ پھر دُرِّ یتیم تو قرآن مجید ہے۔ اس کے ترجمہ کو جس طرح ایک خلافت کے منکر نے غصب کر لیا۔ اچھا نہیں کیا۔ بلکہ بہت برا کیا۔ پھر ماپ تول کے متعلق ہدایات دیں۔ اور کیل کے لئے وقتی تسلی کے لحاظ سے اگر خیر فرمایا۔ تو وزن کے لئے احسن تاویلا فرمایا۔ کہ انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے۔ پھر اصلاح نفس کے لئے سمع۔ بصر۔ فواد کے بارے میں فرمایا۔ کہ باز پرس ہوگی۔ زبان کا ذکر اسلئے نہیں۔ کہ یہ ان کے تابع ہے۔ خلافت کے نہ ماننے والے لا تقف ما لیس لک بہ علم کی خلاف ورزی بھی کر رہے ہیں۔ اور فرمایا۔ تمہارے اختیارات محدود ہیں۔ (لن تخرق الارض الخ) پھر تکبر کیا۔ پھر سب برائیوں کا ایک ہی علاج فرمایا۔ کہ شرک چھوڑ دو ہر گناہ کی جڑ شرک ہے۔ سامعین اس بات سے خوش ہوئے۔ کہ عاشق قرآن (رضی اللہ عنہ) کا شانزدہ سالہ فرزند (اطال اللہ عمرہٗ) قرآن مجید کے تدبر کا شوق رکھتا ہے۔

صدر انجمن کی رپورٹ

مولانا شیر علی صاحب نے رپورٹ پڑھی۔ آمد سال تمام ۶۸۲ ۸۷ روپے ہے۔ پچھلے سال سے کم ہونے کی یہ وجہ ہے۔ کہ اس پچھلے سال تیس ہزار گورنمنٹ سے ملا۔ اور پندرہ ہزار کے قریب رقم ترقی اسلام میں وصول ہوئی۔ خرچ ۸۳۳۰۷ روپے ہے۔ گذشتہ سال سے ۶۸۸۷۰ روپیہ کم خرچ ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ اس سال تعمیر کا خرچ بہت کم ہوا۔ انجمن کے چھ مہینے ۲۱۴۴۸ روپے کے مقروض ہیں۔ گذشتہ سال ایا قرضہ ۷۵۹۰ روپے تھا یعنی قرض میں ۳۶۵۸ روپے کا اضافہ ہوا۔ جن احباب نے اس قرض کو ادا کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ان میں سے صرف فیروزپور والوں نے جو ۱۲۰۰ کا وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا ہوا۔ لالہ موسیٰ نے ۴۰ سے ۳۸ دیئے۔ ڈیرہ غازیخاں نے ۵۰ سے ۵۰۔ رتل والوں نے ۲۰ سے ۲۰۔ اور سیالکوٹ والوں نے ۴۰۰ سے ۲۵۳۱ ادا کئے۔ اور دھرمکوٹ والوں نے ۴۰ سے ۳۸ روپے ۶ آنے۔ جماعت شملہ نے وعدہ نہیں کیا تھا۔ مگر ۸۸ روپے وصول ہوئی۔ بعض بزرگوں نے وعدہ کیا تھا۔ ان میں سے بابو اختر علی صاحب نے تیس کے تیس شیخ محمد حسین صاحب سب جج نے پانسو کے پانسو۔ محمد بخش صاحب اور حمد نے پچیس کے پچیس اور الٰہی بخش صاحب نے تیس کے تیس۔ ادا کر دیئے۔ مگر بعض انجمنیں اور احباب ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے بالکل وعدے فراموش کر دیئے۔

کل انجمنیں ۱۶۴ ہیں۔ گذشتہ سال ۱۳۳ تھیں۔ چندہ دینے کے لحاظ سے اول نمبر سیالکوٹ کا ہے۔ ۵۸۹۶ روپے دیئے۔ اور ۱۶۹۷ ترقی اسلام میں۔ پھر لاہور کا نمبر ہے جس کا چندہ ۳۳۴۳ روپے ہے۔ اور ۵۰۰ ترقی اسلام میں۔ پھر فیروزپور کا ۲۰۶۰ روپے ہے۔ قادیان کا چندہ ۲۰۳۲ روپے ہے۔ اور ترقی اسلام میں ۲۱۵۰ روپے دیئے۔ گویا کل چندہ ۴۱۸۲ روپے اس سال دیا۔ گذشتہ سال سے ۱۳۳۲ روپے زیادہ۔ انجمن سرگودہ نے ۱۲۳۷ روپے چندہ دیا۔ اور انجمن شملہ نے ۱۰۰۸۔

دوسرے درجے پر وہ انجمنیں ہیں۔ جن کا چندہ پانچ سو سے ہزار تک ہے۔

انکی تعداد ۶ ہے۔ مردان ۹۷۳ جہلم ۹۷۱ گوجرانوالہ ۸۳۵۔ لائل پور ۷۹۹ پشاور ۷۶۱ منٹگمری اور پنچے ۷۰۸۔ اگرچہ پشاور کے منکران خلافت نے چندہ بند کر دیا۔ مگر صدر پشاور کے مبایعین نے اپنا چندہ پہلے کی نسبت سہ چند کر دیا ✤

تیسرے درجہ میں وہ انجمنیں ہیں۔ جن کے چندے ۲۵۰ سے ۵۰۰ کے درمیان ہیں انکی تعداد ۱۳ ہے ✤ چوتھے درجہ میں وہ انجمنیں ہیں جن کا چندہ ایک سو سے ۲۵۰ تک ہے ✤ اور پانچویں درجہ میں وہ انجمنیں ہیں جن سے ایک سو سے کم چندہ آیا یہ تعداد میں ایک سو ایک ہیں ✤

ان تمام انجمنوں کیطرف سے کل مدات میں ۳۵۹۸۱ روپے وصول ہوئے۔ گزشتہ سال ۶۰۸۸۴ وصول ہوئے تھے۔ کئی احباب ایسے ہیں جو براہ راست چندہ بھیجتے ہیں۔ مثلاً شیخ محمد حسین صاحب سب جج بیس روپے ماہوار۔ بابو بشیر الدین صاحب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب۔ بابو عنایت اللہ صاحب ڈاکٹر یعقوب خانصاحب دس دس روپے ماہوار۔ ایسے اصحاب کی تعداد ۴۳ کے قریب ہے ✤

ترقی اسلام کا چندہ۔ ۱۴۸۷۶ ہے صیغے جو مقروض ہیں انکی تفصیل یہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ ۲۴۸۹ صیغہ تعمیر ۵۳۹۴ بیت المال ۷۳۳۷۔ یتامیٰ ۱۹۵۔ متفرقات ۴۷۵۲۔ مقبرہ ۱۲۸۱ ✤

اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب نے اٹھ کر ایک فیصلہ کا اعلان کیا۔ کہ احمدی جماعت کے قائم مقاموں نے فیصلہ کر دیا کہ احمدی جماعت علاوہ ماہواری اور مستقل چندوں کے پچاس ہزار روپے کا انتظام کریگی ✤

۲۴ ہزار ترقی اسلام کے لئے۔ اور باقی صدر انجمن کے لئے اور یہ چندہ ضرور دینا ہوگا ✤

۲۴ دسمبر سے لیکر ۳۰ دسمبر تک کی آمد جو خزانہ صدر انجمن میں جمع ہوئی سوا چھ ہزار روپے ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے چندہ سے قبل اپنی تمام جیبیں خالی فرما دیں

۲۹ دسمبر کی کارروائی

منگل کے روز ۹½ بجے جلسہ شروع ہوا۔ مسجد اقصیٰ میں صوفی تصور حسین صاحب نے اپنی نظم سنائی۔ جس کا ردیف آجکل تھا۔ بہت عمدہ۔ اسکے بعد شیخ علی محمد صاحب نگوی نے نظم سنائی۔ جسکی داد پائی۔ اس اجلاس کے پریزیڈنٹ منشی فرزند علی صاحب تھے۔ آپ نے سلسلہ کے شاعروں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ جو کچھ کہیں خدا کے لئے کہیں۔ شہرت یا اپنی شخصیت کو نمایاں کرنا مقصود نہ ہو۔ اور لوگوں کے دین کیلئے مفید ہو

فاضل امروہی کا مضمون

حضرت مولنا محمد احسن صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کا مضمون۔ صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے نہایت عمدگی و بلند آہنگی و صحت کے ساتھ پڑھ کر سنایا یہ مضمون علیحدہ چھپے گا خلاصۃً اتنا لکھ دیتا ہوں کہ منکران خلافت کی سات مبایعین اصحاب السبت سے ثابت کیں۔ مضمون جیسا کہ ہر ذی علم دوست کو یقین ہے نہایت ہی عالمانہ تھا۔ عوام کو سمجھانے کے لئے بطور خلاصہ صوفی صاحب نے سمجھا دیا۔ سامعین با تمکین بہت محظوظ ہوئے مولنا پر خاص معارف و حقایق کھلا کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ تمام جماعت میں ممتاز رہے ہیں حضرت اقدس آپ کی بہت قدر فرماتے تھے حضرت فضل عمرؓ بھی آپکی بزرگی کے قدردان ہیں۔ منشی فرزند علی صاحب نے اپنے پریزیڈنشل ریمارکس میں فرمایا کہ مولنا بلحاظ اپنی برگزیدگی عظمت اور امتیاز کے جو ان کو جماعت احمدیہ میں حاصل ہی ہمارے لئے قابل قدر نمونہ ہیں اس جاڑے کے موسم اور اس پیرانہ سالی میں۔ آپ جسمانی طور پر شامل نہ ہو سکے تو اپنی تقریر لکھ کر بھیجدی۔ ان تمام باتوں میں ہمارے لئے سبق ہے۔ کہ ہم بھی دین کی خدمت کے واسطے اپنے اندر ایسا ہی جوش پیدا کریں۔ یہ بھی بیان کیا۔ کہ حضرت مولنا نے حضرت فضل عمرؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی درخواست کی۔ پھر مولنا کے لئے حاضرین سے دعا کرائی گئی ✤

مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

سوا گیارہ بجے مفتی صاحب کی تقریر دلپذیر شروع ہوئی آپ کا مضمون تھا اسپر کہ عہد خلافت ثانی میں کیا کام ہوئے۔ آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا کام تو فضل عمر کا یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کو دوبارہ قائم کیا ہم اور ہمارے دوست اپنے حق پر ہونے کا یہی ثبوت پیش کیا کرتے تھے۔ کہ اسلام سے زندگی پاکر آج بھی ہمارے درمیان ایسا شخص کھڑا ہے جو امام بن سکتا ہے اگر حضرت اقدس کی زندگی تک ہی یہ بات تھی تو پھر اب ہم میں اور دوسرے فرقہائے اسلام میں کیا مابہ الامتیاز رہ گیا (۲) خلیفہ کا درجہ تو ایسا اعلےٰ ہے کہ حضرت اقدس نے بھی اس کا ادب کیا اور اسے خدا کے سپرد کر دیا (۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ "در الوصیت منشاء جناب مرزا صاحب این نیست کہ خلفاء شوند۔ میں کہتا ہوں اما منشاء جناب ایزدی ہمیں بود اس کا ثبوت یہ ہے کہ خلافت کا سلسلہ قائم ہونے لگا تو ان بڑوں بڑوں کے مونہوں پر بھی مہر لگ گئی۔ پھر اب دوسرے موقعہ پر خدا نے بتا دیا کہ خلیفے خدا ہی بناتا ہے (۴) الوصیت میں لکھا ہے کہ ہم سب کی موت کے بعد یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ پس ابھی تو انجمن کا وقت نہیں آیا۔ البتہ انجمن کا نمونہ بنا کر یہ دکھا دیا کہ جب تک روح القدس سے تائید پا کر کھڑے ہونیوالے جماعت میں رہیں گے۔ (اور یہ سلسلہ دائمی ہے ایڈیٹر) انجمن ماتحت رہے گی (۵) ہمیں اپنے دوستوں کی جدائی کا افسوس ہے مگر انکے ساتھ ملنے سے بہت سی عزیز چیزوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ مثلاً مقبرہ بہشتی میں اس میں چندہ دینا بند کر دیتا اور اپنی وصیت واپس لیکر یہ کہتا کہ جسے خدا نے برکات کے نزول کی جگہ فرمایا وہ اب دوزخیوں کا مقام ہوگیا (ب) دارالامان کو دارالحرب اور دارالفساد قرار دیتا (ج) لنگر خانہ میں چندہ نہ دیتا (د) دونوں مدرسے جو آپ نے اپنے ہاتھوں سے قائم کئے انکے بارے میں کہتا کہ عنقریب یہاں عیسائی ہی عیسائی ہونگے (ہ) جو جھونپڑا جیتے یہاں بنایا اسے لاہور لے جانا پڑتا (و) جو مسیح موعود صلیب توڑنے آیا تھا اسکے بارے میں کہتا کہ پوپ اس کے گھر میں پیدا ہوگیا ہے ✤

سچ بات تو یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجرت کی ہی نہ تھی اور قادیان سے یہ تعلق رکھنا ہی نہ چاہتے تھے ورنہ جنھوں نے کئی کوٹھیاں بنا رکھی ہیں۔ وہ ایک جھونپڑا قادیان میں بھی بنا چھوڑتے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب نے تین لاکھ خرچ کیا مگر قادیان کے لئے سو روپیہ کا مکان نہ بنایا۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے یوں تو ہزاروں کی زمینیں لیں۔ مگر قادیان میں مکان نہ بنایا۔ اور مولوی محمد علی نے تو میرے سامنے کئی بار کہا کہ میں مسیح موعود کے بعد چلا جاؤنگا۔ پھر حضرت مولوی صاحب کی زندگی میں تیار ہوتے رہے آخر چلے گئے۔ ہمیں کہتے ہیں مرزا صاحب کے درجہ کو بڑھا دیا ہے ہم کہتے ہیں بڑھانا بوجہ محبت کے قابل عذر سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر گھٹانا تو صریح گستاخی ہے منصور کا انا الحق کہنا معاف مگر یزید کی گستاخی کی

امام حسین تا قابل معافی ہی ہماری راہ تو سلامتی کی راہ ہے مگر یہ کیسی بے حیائی ہے کہ جسے ماں کہتے ہیں یا کہتے تھے اسپر بھی حملہ کرنے سے نہ رُکے + اتنا تو سوچتے کہ امت محمدیہ میں جسقدر غوث قطب اور ولی ہوئے۔ وہ مختص القوم مختص المکان تھے۔ مگر ہمارے آقا تو اپنے مطلع کیطرح تمام جہان کے لئے تھے۔ یاد رکھو کہ اوروں کو کا نبیاء بنی اسرائیل کہا مگر مسیح موعود کو **نبی اللہ** فرمایا۔ کہتے ہیں **لغوی نبی** اس طرح تو ریلوے ٹائم ٹیبل بنانے والا بھی نبی ہوا غرض حضرت اقدس کی نبوّت کے عقیدہ کو بھی حضرۃ فضل عمر نے قائم رکھا +

تیسرا کام منارۃ المسیح ہے اور مجھے وہ وقت یاد ہے جب خدا کے نبی نے خشتِ بنیاد اپنی گود میں لیکر رکھی +

چوتھا کام یہ ہے کہ آپ کے ماتحت کئی لوگوں نے تبلیغ سلسلہ کی +

میں بنگال میں گیا کلکتہ میں رہا۔ مسلم انڈیا خواجہ صاحب کے رسالہ میں لکھا ہے کہ جو شخص ہماری طرف یہ لکھدے کہ میں وہ توحید مانتا ہوں جو ابراہیم موسیٰ اور عیسےٰ اور محمدؐ (علیہ السلام) لائے پس وہ مسلمان ہوجاتا ہے۔ اگر مسلمان بنانے کے یہی معنے ہیں تو مینے کلکتہ میں ایک دن میں بیس ایسے مسلمان کئے۔ انھوں نے توصرف توحید منوائی۔ مگر میں تو حضرت احمد قادیانی کی نبوۃ منوا کے آیا ہوں اور دستخط ان سب کے موجود ہیں۔ مینے اسے پیغام صلح والی تحریک کی تائید سمجھا تھا اور وہ اس سے کم کام کو **اسلام میں لانا** بتاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپنے اپنے بہت سے کارنامے بیان کئے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آپنے گرجوں میں کھلی کھلی تبلیغ کی۔ اور پولیس کے متعدد افسروں کے سامنے تبلیغی رنگ میں اپنا بیان دیا۔ پھر بتایا کہ عبداللہ کوئلم نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک مشن قائم کیا بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ مسٹر ویب نے امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی مگر آپنے مطلق ان کو ایک پائی کی مدد نہ دی اسکی وجہ یہ کہ جس اسلام میں آپ پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپکے سلسلہ کا ذکر نہیں اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل نے اعلان کیا تھا **ان کا اسلام اور ہے۔ اور ہمارا اسلام اور ہے** +

(ب) جس کثرت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے الہامات و رؤیا پورے ہو رہے ہیں۔ لوگ انھیں خلیفہ نہیں مانتے ہیں تو انمیں نبوت کے آثار پاتا ہوں (ج) بمبئی میں ایک یہودی ملا جس نے مجھے تالمود سے نکال کر دکھایا کہ ہمیں دو مسیحوں کا انتظار ہے **دوسرا مسیح کامیاب ہوگا شادی کرے گا۔ اور اس کا بیٹا جانشین ہوگا۔** (د) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا ایک کارڈ ۱۹۰۶ء کا پڑھ کر سُنایا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ آج مینے رؤیا دیکھا کہ آپکو نبوۃ عطا کی گئی۔ اللہ اللہ۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مجھے بھی نبوۃ مل سکتی یا اب یہ زمانہ کہ مسیح موعود بھی نبی نہیں (ہ) مرزا یعقوب بیگ کا ایک کارڈ پڑھا جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ رؤیا میں رسول کریم صلعم نے ایک کھانا تقسیم کیا جس کا نام **محمودیہ** ہے (اور مجھے نہیں ملا) +

پانچواں کام یہ ہے کہ انگریزی اُردو میں ترجمہ قرآن مجید کرانا شروع کیا جسے علماء و فضلاء کی ایک کمیٹی کر رہی ہے اور بعض اوقات ایک ایک لفظ کی تحقیق میں ایک ایک گھنٹہ گذر جاتا ہے۔ پہلے پارے کے چھپنے کا انتظام ہوچکا ہے اس سلسلہ میں آپنے بیان کیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں۔ ایک صرف و نحو کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی صاحب سے بگڑ کر ایک دن پھینک آئے اور پھر نہ پڑھی۔ حضرت مولنا خلیفۃ المسیح نے چند فضلاء کو مقرر کیا تھا کہ انکی مدد سے ترجمہ کرو مگر انھوں نے ان سے مدد نہ لی +

چھٹا کام۔ ٹریکٹ اور اشتہاروں کی تقسیم ہے جن کا ترجمہ مرہٹی۔ تلنگی۔ گجراتی۔ اوڑیا میں ہو رہا ہے انگریزی میں کئی کا ترجمہ کئی ہزار بلاد یورپ میں تقسیم ہوچکا ہے پھر بہت سے خطوط پڑھ کر سنائے جن سے ان کا اثر واضح ہو رہا تھا +

ساتواں کام۔ واعظین۔ مثلاً مولوی عبدالواحد صاحب جنھوں نے احمدیوں کی تعداد پانسو تک پہنچادی مولوی مبارک علی صاحب و حافظ روشن علی صاحب جو بنگال میں تبلیغ کرکے آئے ہیں۔ چوہدری بدر بخش صاحب جو راجپوتانہ کے گیارہ گاؤں میں خدا کے مسیح کا پیغام پہنچا کر آئے۔ مولوی احمد بخش صاحب ۴۳ گاؤں میں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب پچاس گاؤں میں پھر کر آئے +

آٹھواں کام۔ مدرسے کھلوائے۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کے بچوں کو تیار کیا جاتا ہے +

نواں کام۔ مبلغین تیار ہو رہے ہیں اور اب ایک کالج کا افتتاح ہونے والا ہے جسکی تجویز کئی مہینوں سے ہوچکی ہے +

دسواں کام۔ آپنے گورنمنٹ کے آفیسروں کو چٹھیاں لکھیں اور انھوں نے تسلیم کیا کہ احمدی جماعت سرکار کی خیر خواہ و مطیع اوامر جماعت ہے +

گیارھواں کام۔ ایک والئے ریاست کو ایک رؤیا کی بنا پر تبلیغی خط لکھا ہے جو تحفۃ الملوک کے نام سے چھپکر شائع ہوا ہے یہ کتاب ہم نے حضور نظام کی بارگاہ میں پیش کی اور یہ چٹھی موجود ہے جس میں اسے نہایت مسرت سے قبول کیا ہے پھر اُمراء و روساء حیدر آباد دکن کو بھی یہ کتاب ہدیۃً دیگئی ساور انکے سامنے دو دو تین تین گھنٹے اپنے سلسلہ کا ذکر ہوتا رہا۔ انکے بعض مولویوں سے بحثیں بھی ہوئیں +

اخیر میں آپنے بتایا کہ محمدیم میں پہلے یم کو ہم تعظیم کے لئے سمجھتے تھے مگر یم تثنیہ کے لئے بھی ہے پس معلوم ہوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ آنے والے تھے۔ اس بات پر بھی افسوس ظاہر کیا۔ کہ خواجہ صاحب نے جس نعمت سے حصہ پایا تھا اور جسکی طفیل کچھ کام کیا اس نعمت کو چھپانا چاہتے ہیں ایک بج چکا تھا اذان ہوگئی۔ اس لئے آپنے تقریر کو مختصر کردیا +

منشی فرزند علی صاحب نے دُعا کی اور سالانہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ وقت کی پابندی۔ منشی صاحب موصوف کی صدارت سے مخصوص رہی۔ ذٰلک فضل اللہ

حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی و مولوی کرمداد صاحب دوالمیال و مولوی عبداللہ صاحب بھینی نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سرور الوقت کیا +

انجمن انصار اللہ کا جلسہ

شب درمیان ۲۸ و ۲۹ دسمبر انجمن انصار اللہ کے ممبر جمع ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب بھی ممبروں کی درخواست پر تشریف لائے۔ سکرٹری حافظ روشن علی صاحب نے ایک تقریر کی اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ بدستور اپنا کام کئے جائیں اور اصلاح بین الناس و اصلاح ذات البین

میں مصروف رہیں اور اگرچہ اللہ تعالےٰ نے اب جماعت کے کثیر حصہ کو انصار اللہ بنا دیا ہے مگر اس انجمن کے ممبروں کا خصوصیت سے فرض ہے کہ وہ بڑھ بڑھ کر قدم ماریں۔ امتحان سالانہ کے لئے چند کتابیں مقرر ہوئیں اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا ✤

جلسہ کی کیفیت عمومی

یہ سالانہ جلسہ خاص طور سے حضرت مسیح موعود اور انکی وحی یاتون من کل فج عمیق کی صداقت پر شہادت ثابت ہوا۔ اس سے پہلے تو غیر احمدی دارالامان میں آنیسے روکتے تھے وہ بھی اتنا جوش نہیں دکھاتے تھے اور اب تو تقریباً خاموش تھے۔ مگر اس سال ان لوگوں نے اس رونق کو کم کرنے اور خدا کے اس نشان کو مٹانے میں اپنی کوشش کو خرچ کیا۔ جو کبھی خود موجب رونق افزائی ہوا کرتے تھے ان ناداقوں کو جو کہتے کہ بس ایک سال اور قادیان کی رونق ہے یہ جواب دیا کرتے کہ تم زور لگالو۔ تم ہی چھوٹے نکلوگے اور دیکھوگے کہ بٹالہ سے لیکر قادیان تک یکوں کی **قطار ہی قطار** ہے۔ ان ہمارے مہربانوں ان ہمارے برادران نے اپنے اس مال کو جو کبھی اشاعت اسلام اور ان مدوں میں خرچ ہوتا تھا جو حضرت اقدس نے **فتح اسلام** میں مقرر فرمائی ہیں۔ اس دفعہ مسیح موعود کا درجہ گھٹانے اسکے اہل بیت اسکے فرزند دلبند گرامی ارجمند حسن و احسان میں نظیر مظہر الحق والعلےٰ اور خدا کے نبی کی صحبت و تربیت یافتہ جماعتِ مہاجرین و اصحاب الصفہ کو گالیاں اور بے نقط گالیاں دینے میں صرف کیا لاہور اور امرتسر کے سٹیشنوں پر کھڑے ہو کر دیوانہ وار پولندے پھینکے گئے۔ اور جسقدر بھی یہاں لوگ آئے ہیں انکے پاس الوصیت تحریف شدہ کھلی کھلی باتیں۔ ہم منافق ہیں یہ سب اشتہار تھے اور یہ جوش کم نہیں ہوا بلکہ جب احباب یہاں سے رخصت ہوئے تو پھر بٹالہ انکے استقبال کے لئے ہمارے مہربان موجود اور سلسلہ کے اندرنی اختلاف کے اسباب ایک ضخیم کتاب اور خلافت موعودہ تقسیم ہو رہی تھی۔ کاش یہ لوگ اتنی کوشش کسی اسلامی کام میں کرتے۔ خیر اس کا نتیجہ کیا ہوا سنیئے جلسہ میں **۳۲۵۵** مہمان آئے۔ اور پانچ روز یہیں رہ کر اللہ تعالےٰ کے ذکر ستائیش و حمد میں مشغول رہے۔ اور کئی سو ابھی تک موجود ہیں جلسہ میں بالعموم ساڑھے تین ہزار کی حاضری رہی اور حضرتِ اولوالعزم کے لکچر کے وقت پونے چار ہزار تک تعداد پہنچ جاتی۔ جو محبت جو اخلاص اپنے موجودہ امام کی ذات سے ان احباب کو تھا وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے بس ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ نثار ہی ہو جاوٗں۔ جا بجا یہی تذکرہ ہو رہا تھا کہ پھر وہ حضرت صاحب (مسیح موعود) والا زمانہ آگیا ✤

بعض غیر مبایعین ۲۸ دسمبر کو یہاں پہنچے۔ اور کلمات طیبات سنتے ہی اپنے رائے بدلنے پر مجبور ہوئے حق حق ہی ہے۔ اور جو صدق نیت سے اس کا جویاں ہوتا ہے اسے ضرور ہدایت ملتی ہے۔ اور مخالفوں کی مخالفت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جناب محمد نواب خاں صاحب ثاقب مالیر کوٹلہ جن کا لاہوری پروگرام میں وقت تھا۔ یہاں پہنچے۔ اور محض اللہ کے فضل سے بدوں کسی بیرونی تحریک کے خلیفہ ثانی کی بیعت میں داخل ہوئے۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری جو احباب پشاور و سرحد کیطرف سے ہمارے وفود کے مقابل میں مناظر تھے۔ انھوں نے بھی اس خلیفے کی جو ٹھیک ایسا ہی خلیفہ ہے جیسے خدا نے ابوبکر و عمر کو آیت استخلاف کے ماتحت بنایا بیعت کرلی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ✤

ایسے ہی اور بھی بعض بچھڑے ہوئے دوست تھے جو پھر سلک اتحاد میں منسلک ہوئے۔ اور کئی غیر احمدی۔ احمدی بنے۔ یہ سب تائید و نصرت الٰہی ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بقول حریفاں خلافت جماعت کے بیسویں حصہ کی یہ کارروائی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ $\frac{19}{20}$ حصہ جماعت کے نمایندے بیرونجات سے صرف ۷۰ یا ۸۰ لاہور میں جمع ہوسکے اور ایک مقرر کہنے پر مجبور ہوا۔ کہ بدقسمتی سے مجھے غیر احمدیوں کے سامنے رونا پڑا ہے ✤

انتظام جلسہ

اس دفعہ متفق اللفظ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ انتظام نہایت ہی اعلیٰ تھا اور کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ مینے اکثر احباب سے اور ادھر اُدھر سے دریافت کیا مگر میرے کانوں تک کوئی نقص نہیں پہنچا گو اتنے بڑے مجمع میں کسی قسم کا قصور ہو جانا معمولی بات ہے مگر کام کرنے والوں کے ایثار اور اخلاص انور حضرت فضل عمر کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کھانا ہاں تین ہزار کا کھانا صبح ۹ بجے تک احباب میں تقسیم ہو جاتا تھا اور ایک دن بھی دیر یا بے نظمی نہیں ہوئی ✤ عام نگرانی اندرون قصبہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین کے سپرد تھی ✤ اور بیرون قصبہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور ہیڈ ماسٹر مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے کے۔ ہمارے صاحبزادوں نے سید القوم خادمہم کی تفسیر عملی رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کی۔ ڈاکٹر خلیفہ صاحب نے رات کو دن کر دیا اور جب دیکھا اپنی ڈیوٹی پر مستعد کھڑا پایا۔ منشی امیر محمد صاحب اور میاں عبد اللہ صاحب نکہ موگ نے بڑی محنت سے کام کیا۔ استقبال بٹالہ کے لئے حکیم محمد عمر خان صاحب و مرزا برکت علی صاحب تھے ✤

انتظام مکانات

ماسٹر عبد العزیز کے سپرد تھا۔ اور **روشنی** ماسٹر دین محمد صاحب ننگلی کے۔ پانی منشی غلام محمد صاحب کے **صفائی** مرزا غلام اللہ و منشی محمد الدین صاحب کے سٹور پیر مظہر قیوم و مولوی محمد شادی خان کے۔ انتظام دیگ منشی نعمت اللہ خان صاحب انور۔ و ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کے تقسیم روٹی چوہدری بدر بخش صاحب کے۔ تقسیم سالن قاضی امیر حسین صاحب و ماسٹر مامون خان صاحب کے۔ اجرائے پرچہ خوراک قاضی عبد اللہ صاحب و میاں عبید اللہ بن حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے۔ خاص خوراک خلیفہ رشید الدین صاحب و امیر احمد صاحب قریشی کے۔ اور دار العلوم کا انتظام چوہدری غلام محمد صاحب کے سپرد تھا انکے معاون مولوی عبد السلام و عبد اللہ خان و مولوی محمد اسمٰعیل سیالکوٹی و منشی نور محمد تھے۔ شہر میں مولا بخش باورچی نے اور باہر عبد اللہ و محبوب۔ ان سب دوستوں نے اور پھر مدرسہ احمدیہ کے تمام طلباء اور ہائی سکول کے اکثر لڑکوں نے بطور والنیٹر نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ اور مہمانوں کے آرام کی خاطر۔ اپنے آرام اور اپنی محبوب سے محبوب چیز (جو میں حضرة صاحبزادہ صاحب کی تقریر سمجھتا ہوں) کو بھی ترک کر دیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور برادران ملت مثل مولوی سکندر علی صاحب منشی چراغ الدین صاحب جو اس کارِ خیر میں معاون رہے اور جن کے نام مجھ تک نہیں پہنچ سکے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے ✤

ہمارے دوکانداروں نے بھی اچھا نمونہ دکھایا۔ نماز کے وقت انکے سودے کے تخت جائے نماز بنجاتے تھے۔ اور مسجد مبارک کے اوپر نیچے دفتر الفضل کے صحن اور تمام

قرب و جوار کی گلیاں مسجودِ خلائق بنجاتی تھیں ÷

خواتین کی مہمان نوازی میں حضرت ام المومنین نے مع اپنے خاندان کے نہایت کوشش سے کام لیا یہاں تک کہ اپنے گھر کے کئی ضروری کمرے محض عورتوں کے لئے خالی کرادیئے۔ اور کھانا وغیرہ اپنے اہتمام سے کھلاتی رہیں ÷

اخیر میں اس جلسہ کی کامیابی پر میں اپنے محسن مخدوم اپنے آقا اپنے مطاع حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب اولوالعزم مصلح موعود کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُس خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے حضرت محمد رسول اللہ کو دوبارہ ہم میں بھیجا۔ اور اس مقام کو تمام جہان کے مقاموں پر برکت دی اور اسے مرجع خلائق بنایا ÷

نظم

(جو کہ نعمت اللہ خان صاحب انور نے سالانہ جلسہ پر پڑھی)

خدا ہی مالکِ کون و مکان ہے
اُسی کے ہاتھ میں ہم سب کی جاں ہے
خدا ہی چارۂ بیچارگان ہے
خدا ہی دستگیرِ بیکساں ہے
اُسی نے ہم میں بھیجا ہے مسیحا
وہی حاجت روائے انس و جاں ہے
یہیں نازل ہوا ہے ابن مریم
اُسی سے قادیان دارالاماں ہے
زمینِ قادیاں دارالاماں ہے
خدا کے فضل سے جنت نشاں ہے
کوئی فتنہ کوئی کینہ کوئی شر
نہیں ہے اب کہ الفت درمیاں ہے
شرف بخشا ہے جو اسکو خدا نے
وہ پوشیدہ نہیں سب پر عیاں ہے
اسی کو دین کا مرکز بنایا
تجلی بخش عالم قادیاں ہے
یہیں سے ملتی ہے راہِ ہدایت
یہی جائے پناہِ عاصیاں ہے
یہیں سے تشنہ لب ہوتے ہیں سیراب
یہیں سے فیض کا چشمہ رواں ہے
صداقت پھیلتی ہے اب یہیں سے
یہاں جو راستی ہے وہ کہاں ہے
معزز کیوں نہ ہو سارے جہاں میں
مقامِ مہدئ آخر زماں ہے
غلام احمدؑ ہے جس کا نام نامی
یہیں آیا زمانہ پر عیاں ہے
اُسی نے اُٹھکے کی تجدیدِ دیں کی
وہی اسلام و دیں کا پاسباں ہے
کیا آکر اُسے سرسبز اُس نے
وہ گلزارِ نبی کا باغباں ہے
پھلا پھولا ہے گلزارِ محمدؐ
بہار بے خزاں یہ گلستاں ہے
ذرا دیکھو تو حالت دوسروں کی
عجب کچھ دیکھے جو سرِ دجواں ہے
علق چھوڑ بیٹھے قادیاں سے
یہی سوچو تو کارِ عاقلاں ہے
تکبر لے گیا اُن کی بصارت
حسد رگ رگ میں اُنکی مہماں ہے
بڑائی نے انھیں چھوٹا بنایا
نہ وہ عظمت نہ اب وہ عزّ و شاں ہے
وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُن کی جاں ہے
خدا کا فضل ہے ہم پر کہ ہم میں
وفاؤ صدق ہے امن و اماں ہے
ہمیں میں راستبازی ہی ہمیں ہیں
بڑا فضلِ خدائے دو جہاں ہے
کسی سے رنج اگر ہو صاف کہدیں
جو دل میں ہے وہی وردِ زباں ہے
ہمارا پیشوا رہبر ہمارا
سراپا راستبازی کا نشاں ہے
امیر المومنین محمود احمد
اولوالعزمی میں یکتائے زماں ہے
خدا رکھے اسے دائم سلامت
ہمارا پیر اب یہ نوجواں ہے
اسی کے سر پہ ہے تاجِ خلافت
اُسی کے ہاتھ ہم سب کی عناں ہے
یہی ہے راستبازوں کا شہنشاہ
جو دل پر مومنوں کے حکمراں ہے
یہی مخزن ہے علم معرفت کا
یہی کانِ حقیقت بے گماں ہے
لٹاتا ہے خزانہ معرفت کا
سخاوت اس کے چہرے سے عیاں ہے
اِسے حق نے دیا جو علمِ قرآن
عیاں ہے وہ نہ محتاج بیاں ہے
ہمیں یہ کھول کر سمجھا رہا ہے
کہ اس میں سود ہے اسمیں زیاں ہے
سنو اے دوستو اک بات میری
اگر پاسِ مسیحائے زماں ہے
کیا ہے دین کو تم نے مقدم
تمہارے دوش پر بارِ گراں ہے
کہا ہے جو اُسے کر کے دکھاؤ
کہ قولِ صادقاں ہمراہ جاں ہے
کرو قربانیاں تم راہِ دیں میں
ترقی اب اسی میں ہم عناں ہے
اٹھو اور اُٹھ کے دُنیا کو دکھا دو
کہ خادم دین کا ہم سا کہاں ہے
کرو تم مال و زر سے اسکی امداد
تمہاری قوم زار و ناتواں ہے
خدا ہرگز نہیں محتاج لیکن
تمہارا امتحاں ہے امتحاں ہے
خدا کے فضل کے بنجاؤ وارث
اگر شوقِ حیاتِ جاوداں ہے
خدا کو اس طرح راضی کرو تم
فرشتے بھی پکار اٹھیں کہ ہاں ہے
زمانہ لا رہا ہے رنگ کیا کیا
نظر ہم سب کی سوئے آسماں ہے
صحابہ کا بنو تم سب نمونہ
انھوں نے جو کیا ہے وہ عیاں ہے
پڑو پیچھے نہ تم دُنیائے دوں کے
خدا رزاق ہے روزی رساں ہے
کھڑی ہے ہاتھ باندھے کامیابی
بنو مومن کہ مومن کامراں ہے
یہ عاجز **نعمت اللہ خان انور**
طلبگارِ دُعائے دوستاں ہے